السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص لڑکی کا رشتہ طلب کرنے کے لئے آیا مگر اس کے وارث نے انکار کر دیا کیونکہ وہ اس لڑکی کو شادی سے محروم رکھنا چاہتا ہے تو اس کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟ فتویٰ عنایت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا سوال کا شیخ ابن عثیمین کے قلم سے جواب:

ورثا کا فرض ہے کہ وہ لڑکیوں کی جلد شادی کر دیں جب ان سے ان کے کفو(ہم مرتبہ لوگ) رشتہ طلب کریں اور لڑکیاں بھی اس پر راضی ہوں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(اذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد عريض)) (جامع الترمذي))

''جب تم سے کوئی ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد رونما ہو جائے گا۔''

یہ جائز نہیں کہ عورتوں کو اپنے چچا زاد وغیرہ سے شادی کرنے کی خاطر مجبور کیا جائے اور اس وجہ سے کسی اور جگہ ان کی شادی نہ کی جائے، اور نہ یہ جائز ہے کہ بہت زیادہ مال کے مطالبہ یا دیگر ایسی اغراض کی وجہ سے جن کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم نہیں دیا انہیں شادی سے روکا جائے۔ امراء وقضاۃ اور حکمرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان وارثوں کو منع کریں جنہوں نے اپنی لڑکیوں کو اس طرح کے مقاصد کی خاطر شادی سے روک رکھا ہے اور ان کی ان کے قریبی رشتے داروں سے شادیاں کر دیں تاکہ ظلم کا خاتمہ ہو، عدل وانصاف قائم ہو اور نوجوان بچوں اور بچیوں کو حرام امور میں مبتلا ہونے سے روکا جائے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ہدایت کی اور خواہشات نفس پر حق کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 127

محدث فتویٰ